تاثرات

رئیس احمد جعفری

ایک قابلِ غور مسئلہ

مذہب اور متعلقاتِ مذہب سے متعلق اخبارات، رسائل، صحائف اور کتب کی طبع و اشاعت کا سلسلہ غیر منقطع طور پر جاری ہے۔ ہر ہفتے بلکہ ہر روز اس موضوع سے متعلق لٹریچر میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

جہاں تک مذہب سے شیفتگی کا تعلق ہے یہ ایک مستحسن چیز ہے، ویسے بھی ہر مسلمان کو اپنے دین کا پرستار اور نقیب ثابت ہونا چاہیے لیکن پاکستان چونکہ اسلام کے نام پر عالمِ وجود میں آیا ہے اس لیے یہاں اگر مذہب سے شیفتگی اور تعلق خاطر کا نسبتاً زیادہ مظاہرہ کیا جاتا ہے تو اسے خوش آیند قرار دینے سے ہمیں تامل نہیں۔

لیکن اس سلسلے میں ایک بات خاص طور پہ قابل ذکر ہے۔

وہ بات یہ ہے کہ مذہبی اور نیم مذہبی جو لٹریچر کثرت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اس کا بڑا حصہ ایسے مواد پر مشتمل ہوتا ہے جس سے حرب عقاید اور انتشار فکر کا فتنہ برپا ہوتا ہے۔ یہ چیز حکومت اور عوام ہر دو کے لیے موجب تشویش ہونی چاہیے اور اس پر قدغن ضرور لگنی چاہیے۔

ہر شخص کو حق ہے کہ وہ جو رائے چاہے قائم کرے اور اس رائے کے اظہار کا حق بھی اسے ہونا چاہیے لیکن ہر آزادی کے کچھ آداب و حدود ہوتے ہیں۔ ان کا لحاظ و احترام بہرحال ضروری

ہے۔ انھیں نظر انداز کیا تو جا سکتا ہے لیکن یہ آزادی کا غلط استعمال ہوگا۔ آزادیٔ فکر و خیال، اور آزادیٔ تحریر و تقریر کا مقصد نہ فتنہ انگیزی ہونا چاہیے نہ انتشار پسندی، نہ دل آزاری نہ اشتعال انگیزی، اس طرح کی آزادی ہر ملک میں، ہر حکومت کے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔

حکومت کو اس سلسلے میں احتیاط، لیکن جرأت اور سختی کے ساتھ اقدام کرنا چاہیے۔ سیاسی اعتبار سے اگر ہم متحد ہوں لیکن ذہنی اور فکری اعتبار سے دست و گریباں ہوں تو یقیناً ہمارا سیاسی اتحاد بھی اس فکری انارکی کا شکار ہو سکتا ہے اور یہ صورت حد درجہ اندوہناک اور ہولناک ثابت ہو سکتی ہے۔ ضرورت ہے کہ اسے محسوس کیا جائے اور اس کا تدارک کیا جائے۔